بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارکانِ جماعت کیلئے ہدایات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک و تعالٰی	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالٰی سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک جی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت ۳۸

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○ (محمّد)

(ترجمہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایمان لائے اُس چیز پر جو محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر نازل کی گئی ہے اور وہ چیز ان کے رب کی طرف سے حق ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کو معاف کر دیگا اور ان کے حالات کی اصلاح فرمائے گا۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ حق وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت احمدِ مجتبیٰ محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل فرمایا۔ یہ حق ہمارے پاس قرآن وحدیث کی صورت میں محفوظ ہے۔ جو لوگ قرآن وحدیث کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں اور اسی کی طرف دعوت دیتے ہیں وہی اہلِ حق ہیں اور جو لوگ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی پیروی کرتے ہیں یا قرآن وحدیث کے ساتھ کسی اور چیز کو بھی حق سمجھتے ہیں وہ اہلِ باطل ہیں اور باطل کی پیروی وہی کرتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ عزّوجلّ کا ارشادِ گرامی ہے:۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ○ (محمّد)

ترجمہ:۔ (کافروں کے اعمال کی بربادی اور مُومنین کے گناہوں کی معافی اور حالات کی اصلاح یہ) اس لئے ہے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور ایمان والوں نے اُس حق کی پیروی کی جو اُن کے رب کی طرف سے نازل ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے ان کے

حالات بیان فرماتاہے (تاکہ ان حالات وکیفیات کے ذریعہ اہلِ کفر اور اہلِ ایمان میں امتیاز ہوجائے)
کیونکہ نازل شدہ چیز صرف قرآن وحدیث ہے لہٰذا یہی وہ حق ہے جس کا اتباع ایمان
والے کرتے ہیں ۔ اسی کی پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ اور چیزوں کی
پیروی کو حرام کر دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ عزّوجلّ تبارکؐ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے :۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ
دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ○ (اعراف)

ترجمہ :۔ اُس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کی گئی
ہے اور اس کے علاوہ اولیاء کی پیروی نہ کرو مگر تم نصیحت کم ہی حاصل کرتے ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ذوالجلالِ والاکرام نے منزّل من اللہ یعنی قرآنؐ حدیث
کی پیروی کو فرض قرار دیا اور اس کے علاوہ ہر چیز کی پیروی کو حرام قرار دیا ۔ اب بھی جو لوگ
قرآن وحدیث کے ساتھ یا اس کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی پیروی کر رہے ہیں وہ گویا اللہ تعالیٰ
کے حرام کو حلال کر رہے ہیں اور یہ فعل کفر سے کسی طرح بھی کم نہیں بلکہ اس کو شرک فی
التشریع بھی کہا جا سکتا ہے جیسا کہ اللہ جلّ جلالہٗ کا ارشاد ہے :۔

اَمْ لَهُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَالَمْ یَاْذَنْۢ
بِهِ اللّٰهُ ؕ (شوریٰ)

ترجمہ :۔ کیا انہوں نے شریک بنا رکھے ہیں جو اُن کے لئے دینی شریعت بناتے ہیں
جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ۔

اپنی اصلاح ضروری ہے | اپنی اصلاح میں یہ چیزیں شامل ہیں ۔ حُسنِ اخلاق حُسنِ گفتار
حُسنِ لباس ، حُسنِ اعمال ۔ خصوصاً حُسنِ صلوٰۃ ۔ سُنّتِ مطہرہ کا کامل اتباع ۔ دل کی طہارت
و پاکیزگی ۔ تقویٰ وتزکیۂ نفس ۔ پھر حُسنِ تبلیغ ۔ وقار ومتانت ۔ محبت واُلفت کا پیدا کرنا ۔
جذبۂ قربانی کو برانگیختہ کرنا ۔ وطنیت وصوبائیت کے بتوں کو مسمار کرنا ۔ للّٰہیت اور صرف للّٰہیت

برادرانِ جماعت کے تعلقات کو استوار کرنا اس طرح کہ جماعت میں نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی۔ ہم صرف مسلم ہوں، اوّل مسلم، آخر مسلم۔ پہلے بھی مسلم، بعد میں بھی مسلم۔ الحبّ فی اللہ والبغض فی اللہ ہماری اساس ہے۔ اسلامی رشتہ ہی اصل رشتہ ہے اور بس۔

اصلاح میں یہ چیزیں بھی شامل ہیں۔ عقیدہ میں پختگی پیدا کرنا۔ حق کو صرف قرآن و حدیث میں محصور سمجھنا۔ قرآن و حدیث پر چلنے والوں کو اہلِ حق سمجھنا اور اس سے انحراف کرنے والوں کو اہلِ باطل۔ گمراہ لوگوں سے دینی رشتوں کا انقطاع۔ شخصیت پرستی کا قلع قمع کرنا تقلید جامد کا استیصال اور فرطِ عقیدت کے بُت کو توڑنا۔ وہ فرطِ عقیدت جو کسی انسان کو الوہیت کے درجہ تک پہنچا دے۔ وہ تقلید جو کسی انسان کی کورانہ پیروی پر مجبور کرے۔ وہ تقلید جو کسی غیر نبی کے اقوال کو آخری سَنَد قرار دے۔ وہ تقلید اور عقیدت جو قرآن و حدیث کو کسی بزرگ کے اقوال کا تابع کر دے۔ وہ تقلید و عقیدت جو کسی بزرگ کو شریعت سے بے نیاز ماورا، سمجھنے پر مجبور کرے۔ وہ تقلید جو طریقت۔ معرفت۔ حقیقت کی راہیں کھولے اور اِن خود ساختہ اصطلاحوں کے ذریعہ بزرگوں کی خلافِ شرع باتوں اور کاموں کو راہ و رسمِ منزل سمجھنے پر مجبور کرے۔ وہ تقلید جو خاندانی اور آبائی روایات کی اندھا دھند پیروی کی ترغیب دے۔ وہ تقلید جو فرقہ بندی کی بنا ڈالے۔ یعنی وہ تقلید جو تمام بُرائیوں کا سرچشمہ ہے، بلکہ تمام گمراہیوں کی ماں ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے " لوکان للضلال ام فالتقلید امہ " یعنی اگر گمراہی کی کوئی ماں ہے تو وہ تقلید ہی ہے۔

اصلاح میں یہ چیزیں بھی شامل ہیں۔ جماعت میں علمی و عملی رجحان پیدا کرنا۔ تفقّہ اور استنباطِ مسائل کی مشق کرانا۔ محقق بننے کی ترغیب دینا۔ تحریر اور تقریر کے قابل بنانا۔ علوم نقلیہ اور عقلیہ سے آراستہ کرنا۔ گمراہ فرقوں کے عقائد و اعمال کی مدلل تردید کرنے کے قابل بنانا۔ اشتعال انگیزی سے اجتناب حسن بحث کا اختیار کرنا۔ فتنوں کا مقابلہ کرنا اور نہ صرف مقابلہ کرنا بلکہ خود کو ان کے کُلّی استیصال کے قابل بنانا۔

فعّالیت جماعت المسلمین کا نصب العین ہے۔ جمود کو توڑنا اس کا مقصد۔ احساس برتری پیدا کرنا اس کی غرض۔ اسلام یعنی قرآن و حدیث کی حفاظت اس کا اوّلین مقصد نئی نسلوں کو صحیح معنوں میں مسلم بنانا جماعت کا اہم منصوبہ ہے۔ اور یہ انشاء اللہ اسکے تعلیمی منصوبہ کے تحت عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ افراد کو ایک خاص نظم وضبط اور اطاعتِ امیر کا پابند بنانا مقصود ہے جو تقریباً بالکل مفقود ہے۔ جماعت کی ترقی کا راز اسی میں ہے اور یہی ہمارے یہاں عنقا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی اور جذبۂ خدمتِ خلق کو خاص اہمیت دینا ہمارے نزدیک ایک فریضہ ہے جس سے افسوس ہے کہ ہم عہدہ برآ نہیں ہوئے ہے

جماعت کی دعوت جماعت کی دعوت یہ ہے کہ سب مل کر ایک اللہ کو حاکم مانیں۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسی کو ذرا سا بھی شریک نہ کریں۔ اس کی عبادت اور اطاعت اس طرح کریں جس طرح حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دین ہم کو دیا وہ قرآن و حدیث میں محفوظ ہے۔ لہٰذا ہم سب قرآن و حدیث ہی کی براہِ راست اتباع کریں۔ دوسرے مراکز سے گذر کر آگے بڑھ جائیں اور مرکزِ اصلی یعنی اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی نظروں کو مرتکز کر دیں۔ فرقہ بندی سے پرہیز کریں۔ اپنے کو صرف مسلم کہیں اور بس۔

شعارِ جماعت جماعت کا جو شعار ہے اس کی اساس صحیح مسلم کی یہ حدیث ہے "اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ" (ترجمہ:۔ بے شک اللہ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے) حدیثِ مذکور کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے جماعت نے جو خاص خاص چیزیں اختیار کی ہیں وہ یہ ہیں:۔ لباس اچھا اور صاف ستھرا ہو۔ باوقار اور قومی وملّی معاشرت کا آئینہ دار ہو نہ کہ دوسروں کی نقالی کا غماز۔ آستینیں پوری ہوں۔ سر پہ عمامہ یا ٹوپی وغیرہ ہو۔ ننگے سر بازار میں پھرنا جماعت کے شعار کے خلاف ہے۔ حدیثِ مذکور اور آیۂ کریمہ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (ہر مسجد میں جاتے وقت اپنی

زینت کی چیزیں پہن لیا کرو) کی روشنی میں ہمارا شعار یہ بھی ہے کہ نماز کامل لباس میں ادا کی جائے۔ لباس ایسا ہو جسے زینت کہہ سکیں۔ نہ سر کھلا ہو نہ پیٹ۔ نماز عبودیت الٰہی کا حسین مرقع اور دلآویزی کا جمیل پیکر ہو۔ جماعت کا شعار یہ بھی ہے کہ ارکان کی گفتگو بھی حسین ہو، دلکش ہو، بدزبانی۔ زبان درازی اور فحش سے قطعاً پرہیز کیا جائے۔ لڑائی جھگڑے سے دُور رہا جائے۔ صبر اور درگذر سے کام لیا جائے۔ چال میں وقار ہو۔ بازار اور دیگر لغو مشاغل کے پاس سے باوقار طریقے سے گذر جائے۔ گھبراہٹ نہ ہو۔ ہر کام سکون و اطمینان سے کیا جائے۔ ہر سُنی سُنائی بات کو بے تحقیق بیان نہ کیا جائے۔

ہدایات

جماعت کے منشاء و مزاج۔ مقاصد و اغراض۔ شعار و خصوصیات بتانے کے بعد ارکانِ جماعت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جماعت کے منشاء و مزاج کو اچھی طرح سمجھ لیں اغراض و مقاصد، شعار و خصوصیات کا گہرا مطالعہ کریں۔ جماعت کی تشکیل کے پسِ منظر کو ذہن میں رکھیں۔ اپنے عملِ صالح اور سعیِ پیہم سے ایسے معاشرہ کی تشکیل کریں جو خالص اسلامی اقدار کا حامل ہو۔ آپس میں اختلاف پیدا نہ کریں۔ انتشار اور اشتعال انگیزی سے یکسر اجتناب کریں۔ تنقید کریں لیکن خیر خواہانہ اور محبت آمیز لہجہ میں۔ تنقید کا مقصد اصلاح ہو نہ کہ بگاڑ۔ دین کی خدمت ہو نہ کہ خدمت دین میں رکاوٹ۔ امیر یا مجلس شوریٰ کے فیصلہ سے پہلے تو اختلافِ رائے کا اظہار کریں۔ لیکن جب امیر کسی بات کا فیصلہ کردے بشرطیکہ فیصلہ معروف ہو تو پھر تمام اختلافات کو ختم کردیں۔ اپنی رائے کو امیر کے فیصلہ کا تابع کردیں۔ امیر کے فیصلہ کے بعد بھی اگر اختلاف باقی رہتا ہے تو یہ نیک فال نہیں ہے نہ جماعت کو پھر دینی جماعت کہا جاسکتا ہے۔ پھر تو اسے موجودہ زمانہ کی خالص سیاسی جماعتوں کے مثل سمجھنا چاہیئے۔ جماعت مکمل ہم آہنگی کے لئے بنائی گئی ہے اور الحمدللہ یہ

چیز اس وقت موجود ہے۔ لہٰذا اس کی حفاظت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت میں ایسی جزوی جماعتوں کا وجود نہیں ہے جو ایک دوسرے کی ضد و مخالفت کے درپے ہوں۔ آپ کوشش کریں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ باقی رہے۔ اگر آپ سب میں للّٰہیت اور تقویٰ ہوگا تو یہ نعمت باقی رہے گی ورنہ اللہ نہ کرے ہم سے چھین لی جائے گی۔ تمام خرابیاں یکے بعد دیگرے تقوے کی کمی یا فقدان سے وجود میں آتی ہیں۔ اجتماعی مفاد بلکہ دین کی ہمہ گیر تحریک کو اضمحلال اور انتشار سے بچانے کی خاطر اپنی انفرادی رائے کو قربان کر دیجئے۔ ماحول کی خاطر قرآن و حدیث کو نہ چھوڑئیے۔ ماحول کے سامنے اپنے آپ کو مجبور نہ سمجھئے۔ بلکہ قرآن و حدیث کے سامنے اپنے کو مجبورِ محض سمجھئے اور اس مجبوری کی وجہ سے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ برضا و رغبت قرآن و حدیث کی حُرمت کی خاطر ماحول و معاشرہ کو موڑنے کی کوشش کیجئے۔ کچھ تکلیف بھی اُٹھا لیجئے۔ کچھ قربانی بھی دیجئے۔ لیکن قرآن و حدیث کو نہ چھوڑئیے۔ بغیر تکلیف اور قربانی کے قرآن و حدیث پر عمل کرنا اور جہاں تکلیف اُٹھانے اور قربانی دینے کا موقع آئے تو قرآن و حدیث کی تعمیل چھوڑ دینا یہ تن آسانی تو ہے اسلام نہیں۔ عذرِ شرعی کو معلوم کرنے کے لئے اپنے دل کو ٹٹولئے۔ اگر ضمیر گواہی دے کہ واقعی آپ مجبور ہیں تو پھر قرآن و حدیث کے مطابق عمل نہ ہونے پر آپ انشاءاللہ معذور ہوں گے۔ مزید ہدایت یہ ہے کہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے قرآن و حدیث کو خیرباد نہ کہئے۔ قرآن و حدیث کو چھوڑنے کیلئے مصلحتیں اور حیلے نہ تلاش کیجئے۔ سختی سے اتباعِ قرآن و حدیث کیجئے۔

امیر کو مداہنت کی ترغیب نہ دیجئے بلکہ اُسے سختی سے قرآن و حدیث پر عمل کرنے دیجئے اس کام میں اس کی ہمّت افزائی کیجئے نہ کہ ہمت شکنی۔ جماعت کی ترقی کے خوشنما اور دلفریب بہانے کے فریب میں آکر ترقی کی راہ میں آنے والی رُکاوٹوں کو دُور کرنے کے لئے قرآن و حدیث کو نہ چھوڑئیے۔ نہ امیر کو اس طرف راغب کیجئے۔ اگر امیر خود راغب ہو تو اس کی اصلاح کی کوشش کیجئے۔ آپ کا کام امیر کی خیر خواہانہ اصلاح ہے نہ کہ بگاڑ۔ یہی کام امیر کا بھی ہے

امیر اور مامور تحریکِ اسلامی کے دو پہیے ہیں۔ دونوں کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔
تلوّن مزاجی چھوڑیئے۔ گھبراہٹ پیدا نہ کیجئے۔ دہشت انگیزی نہ پھیلایئے۔ استقلال کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ پائے استقامت میں لغزش نہ آئے۔ سنگلاخ ساحل کی طرح حوادث کی طوفانی موجوں کا مقابلہ کیجئے۔ آگے بڑھیئے۔ قیادت کیجئے۔ لوگوں کو اپنے پیچھے چلایئے۔

دیکھیئے آپ کی تبلیغی تحریک میں کمزوری پیدا نہ ہو۔ تحریک کو بے جان ہونے سے بچایئے۔ پوری لگن اور دلسوزی کے ساتھ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی اصلاح کیجئے اور پھر معاشرہ کی اصلاح کے لئے میدان میں نکل آیئے۔ لوگ آپ کا عمل اور کردار دیکھیں گے نہ کہ آپ کا قول اور بیان۔ عمل اور کردار ہی اثر انداز ہوتے ہیں نہ کہ محض باتیں۔ اگر آپ واقعی اسلام کی صحیح معنوں میں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو مجسّم تبلیغ بن جایئے۔ لوگ آپ کو دیکھکر اپنی اصلاح کریں گے۔

خدمتِ خلق ایک اہم فریضہ ہے۔ اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ تمام صدقات وزکوٰۃ کو ایک جگہ جمع کرکے مناسب طریقہ پر ضرورت منداصحاب پر خرچ کیجئے۔ بیروزگاروں کی اس طرح امداد کیجئے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوجائیں۔ اگر آپ کے پاس خدمتِ خلق کے لئے مالی وسائل نہ ہوں تو یہ نہ سمجھئے کہ بس اب آپ خدمتِ خلق سے معذور ہیں خدمتِ خلق کے بہت سے شعبے ہیں۔ بغیر روپیہ کے بھی خدمتِ خلق ہوسکتی ہے۔ مثلاً بیماروں کی تیمارداری۔ اگر آپ زیادہ دور نہیں جاسکتے تو کم از کم اتنا تو کیجئے کہ اپنے محلّہ میں جب کوئی بیمار پڑے تو اس کی مزاج پُرسی کیجئے۔ دوا لانے اور تیمارداری کی خدمات پیش کیجئے۔ اسی طرح شادی اور غم کے موقع پر بھی اپنی خدمات پیش کیجئے لیکن شادی میں صرف اس صورت میں کہ آپ کو بُلایا گیا ہو ورنہ آپ کی خدمت یا خدمت کی پیشکش شادی والوں پر اخلاقی بار ہوسکتی ہے اور پھر وہ آپ کو بھی دعوت دینے پر اپنے آپ کو مجبور سمجھ سکتے ہیں۔

ان کے دل میں یہ بھی خیال ہو سکتا ہے کہ اپنی خدمات کی پیشکش کسی طمع کی وجہ سے تو نہیں لہٰذا بدظنی پیدا نہ ہونے دیجئے۔ جو لوگ صرف مالی خدمت کو ہی خدمتِ خلق سمجھتے ہیں وہ دھوکے میں ہیں۔ جسمانی خدمات بہت زیادہ اہم ہیں۔ ان سے جی چُرانا تو آسانی ہے قربانی نہیں۔ غرض یہ کہ خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنائیے۔ اس کے فوائد تبلیغی اعتبار سے بھی بہت وسیع ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ کام تبلیغ اور رضائے الٰہی کے لئے کرتے رہیئے۔ دُنیوی جاہ، تعریف اور شُہرت کے لئے نہیں۔

جماعت کی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ قُربانیِ وقت کا فُقدان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت میں کارکن حضرات اور رضاکاروں کی بے حد کمی ہے۔ دین کی تبلیغ اور اشاعت کیلئے اپنی رضاکارانہ خدمات کو زیادہ سے زیادہ پیش کیجئے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ رضاکاروں کا ایک باقاعدہ دستہ تیار کیا جائے جو ہر دینی کام کے موقع پر جماعت کا ہاتھ بٹائے لیکن یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ دینی کاموں کو اہمیت دیں اور ان کے لئے وقت کی قربانی دیں۔ جس ذات نے یہ زندگی بخشی ہے۔ یہ لیل و نہار دئیے ہیں اُس کے دین کے لئے بھی اس زندگی کے کچھ اوقات وقف کیجئے۔ معلوم نہیں موت کا فرشتہ کس وقت آجائے اور ہمارے سب اوقات و ساعات کا خاتمہ کر دے۔ اُس نازک وقت میں وہی چیز کام آئے گی جو ہم نے دین کی خدمت کے لئے خرچ کی ہوگی لہٰذا ضرور کچھ وقت دین کے لئے نکالیئے۔

مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی مسنون دُعائیں یاد کیجئے اور ان کو اوقاتِ مقررہ پر سمجھ کر پڑھیئے۔ کسی خاص موقع اور وقت کے لئے کوئی خاص دُعا خود مقرر نہ کیجئے۔

جماعت کے تعلیمی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیجئے۔ ایسے مدارس جن میں دین و دنیا کا امتزاج ہو کھولنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیجئے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں مسلم ہوں اور اسلام کو نافذ کر سکیں۔ جماعت المسلمین کا یہ سب سے زیادہ اہم اور ٹھوس منصوبہ ہے لہٰذا اس منصوبہ کی طرف سب سے زیادہ التفات کیجئے۔

اجتماعات اپنی اصلاح اور دوسرے ارکان کی اصلاح کے لئے ہفتہ وار ماہانہ اور سہ ماہی اجتماعات میں شرکت کا اہتمام کیجئے۔ آپس میں ایکدوسرے کو غلطی بتاتے رہیئے۔ نصیحت کرتے رہیئے۔ اگر کوئی آپ کو نصیحت کرے تو بُرا نہ مانیئے بلکہ اُس کا احسان مانیئے کہ اُس نے آپ کی خیر خواہی کی۔

جماعت کے تمام اجتماعات میں ہر رُکن کا شریک ہونا لازمی ہے سوائے اس کے کہ کوئی عذر شرعی ہو۔ اگر کوئی رُکن اجتماعات میں بغیر اجازت یا بغیر عذر شرعی شریک نہیں ہوتا وہ اطاعتِ امیر سے انحراف کرتا ہے۔ جماعت کے ضابطہ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ مرکز کے ہفتہ وار اجتماع میں اگر کوئی رُکن شریک نہیں ہوتا بلکہ اپنے محلّہ کے ہفتہ وار اجتماع میں شریک ہوتا ہے تو یہ بھی کافی ہے لیکن ماہانہ وسالانہ مرکزی اجتماع میں سب کا شریک ہونا ضروری ہے۔

تمام اجتماعات میں کھانا بہت سادہ ہونا چاہیئے۔ ہر رُکن اپنا سفر خرچ اور دیگر اخراجات خود برداشت کرے کسی پر اپنا بوجھ نہ ڈالے۔

اجتماعات کا مقصد جماعت کے اجتماعات وقت کی قربانی کا سبق دیتے ہیں۔ وقت کی قربانی کی مستقل اور مسلسل تربیت دیتے ہیں۔ گویا وقت کی قربانی کا عادی بناتے ہیں۔ یہ اجتماعات اسلامی ماحول فراہم کرتے ہیں۔ غیر اسلامی معاشرہ سے بچا کر خالص دینی فضا میں سانس لینے کا موقع مہیا کرتے ہیں۔ نیک صحبتیں اور آپس کے رشد و ہدایت نصیحت و خیر خواہی۔ محبت والفت کے مواقع ان اجتماعات کی جان ہیں۔ جماعت کی رکنیت کے شرائط فی الفور کسی پر نافذ نہیں کئے جاتے۔ لیکن ان صحبتوں اور اجتماعوں کے ذریعہ ارکان کی بتدریج اصلاح کی جاتی ہے۔ اگر کوئی رُکن اجتماعات میں شریک نہیں ہوتا تو پھر کس طرح امید کی جاسکتی ہے کہ وہ کسی خاص قسم کی تربیت اور اصلاح حاصل کرسکیگا۔ اجتماعات دلچسپی کے لئے نہیں ہوتے لہٰذا اجتماعات کے دوران ہمہ اوقات دلچسپ

تقاریر اور دروس وغیرہ کا ہونا ضروری نہیں۔ جن اوقات میں ایسی تقاریر و دروس وغیرہ نہ ہوں وہ اگرچہ بار تو گذرتے ہیں لیکن اس بار کو ختم کرنا ہی تو اجتماع کا اصل مقصد ہے وقت کی قربانی کے لئے یہی تو اصل تربیت ہے۔ لہٰذا کسی صاحب کو اس بات پر اصرار نہ کرنا چاہیئے کہ اجتماع کا پروگرام ہمہ اوقات دلچسپ ہونا چاہیئے۔ ویسے نفسیاتی احساسات کا لحاظ کرتے ہوئے اور اعتدال پر عمل کرتے ہوئے اجتماعات کو بالکل خشک بھی نہیں بنایا جاتا۔

شعبۂ خواتین جماعت المسلمین کا شعبۂ خواتین بھی الحمدللہ کافی عرصہ سے قائم ہے۔ اس سلسلہ میں تمام ارکان اور خیر خواہان کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ جماعت کو ایسی خواتین کی نشاندہی فرمائیں جو دینی و دنیوی علوم سے آراستہ ہوں۔ باحیا اور باشرع ہوں۔ خوش مزاج اور خوش اخلاق ہوں۔ تقریر اور تحریر کر سکتی ہوں شعبۂ خواتین کے لئے ایک ناظمہ کا تقرر ہو چکا ہے۔ ناظمۂ شعبۂ خواتین کا یہ فرض ہے کہ وہ خواتین میں تبلیغ کا انتظام کرے۔ خواتین کے اجتماعات کا اہتمام کرے۔

تفقُّہ فی الدّین اور نصابِ جماعت علم اور تفقّہ فی الدین پیدا کرنے کیلئے کُتب کا مطالعہ کیجیے۔ چند کتابوں کو بطور نصاب کے پڑھنا اور ان پر عبور حاصل کرنا ہر رکن پر لازم کر دیا گیا ہے۔ مقرر کردہ کُتبِ نصاب درجِ ذیل ہیں:-

(۱) **عُلومِ الٰہیّہ:-** قرآن مجید۔ صحیح بخاری۔ تفسیر قرآن عزیز۔
ایک آیت اور ایک حدیث کا روزانہ کم از کم مطالعہ کرنا۔

(۲) **تقلید:-** التحقیق فی جواب التقلید۔ تلاش حق۔

(۳) **فتنۂ انکارِ حدیث:-** تفہیم اسلام۔ برہان المسلمین۔

(۴) **قادیانیت:-** ذہن پرستی۔

(۵) **شیعیّت:-** ذہن پرستی۔

(۶) جماعت المسلمین کے تمام پمفلٹ اور مطبوعات۔

تعلیمی منصوبہ

ہمارے زمانہ میں بعض ایسے مدارس ہیں جہاں صرف دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ بعض ایسے مدارس ہیں جہاں صرف دُنیوی تعلیم دی جاتی ہے۔ دینی مدارس بے رونق ہیں بعد ودے چند طلباء ہوتے ہیں جو ان مدارس میں داخلہ لیتے ہیں اور ان میں بھی کثیر تعداد کُند ذہن اور وقت گذارنے والے طلباء کی ہوتی ہے۔ یہاں سے فارغ شُدہ علماء دُنیوی عُلوم سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے دُنیوی مدارس بارونق اور بھرپور نظر آتے ہیں حتّٰی کہ ان مدارس میں داخلہ بھی مشکل سے ملتا ہے۔ ان مدارس سے فارغ شدہ طلباء عُلومِ دینیہ سے نا آشنا ہوتے ہیں، بلکہ اکثر الحاد کی طرف مائل ہوتے ہیں یا کسی گمراہ فرقہ سے متأثر ہوتے ہیں۔

جماعت المسلمین نے اس صورتِ حال کا جائزہ لیا اور ایسا منصوبہ بنایا جس میں دینی و دُنیوی تعلیم کا حسین امتزاج ہو۔ اس منصوبہ کے تحت ان شاء اللہ ایسے اسکول اور کالج کھولے جائیں گے جن سے فارغ ہونے والے طلباء نہ صرف ایم' اے۔ ایم، بی بی ایس ہوں گے بلکہ باعمل عالمِ دین بھی ہوں گے۔ وہ اسلام کے ایسے مبلغ ہوں گے جن پہ کُند ذہن مُلّا کی پھبتی نہ کسی جاسکے گی۔

منصوبہ برائے قیامِ مُعاشرہ اسلامیہ

موجودہ معاشرہ اس قدر بگڑ چکا ہے کہ اس کی اصلاح اگر نا ممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ اور دشوار بھی بے حد و حساب۔ ہر چہار طرف سے فتنے یلغار کر رہے ہیں اور ہم جیسے کمزور ایمان والوں کے ایمان کو چیلنج کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اپنے ایمان کا دفاع کرنا بھی ہمارے لئے مشکل ہو گیا ہے چہ جائیکہ ہم معاشرہ کی اصلاح کر سکیں۔ فرقہ بندی عام ہے۔ اور

ہر فرقہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر مگن ہے۔ کسی کو تلاش حق کی فکر نہیں۔ ایسے فتنوں اور فرقہ بندی کے زمانہ میں احادیث مبارکہ سے جو ہمیں ہدایت ملتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایسے معاشرہ سے علیحدہ ہو کر کسی جنگل میں اپنا گھر بسا لیں لہٰذا جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ۔ مبارکہ کی اس ہدایت پر عمل کرے اور شہری آبادی سے دُور کہیں ایسی بستی بسائے جس میں صرف وہی لوگ آباد ہوں جو اس معاشرہ سے تنگ آچکے ہوں اور خالص اسلامی ہدایا کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کا عزم کر چکے ہوں۔ اس بستی میں خالص اسلامی معاشرہ قائم کیا جائے اور وہاں کسی کو خلافِ شرع کام کرنے کی قطعاً اجازت نہ دی جائے۔ جماعت کا یہ منصوبہ بہت اہم ہے لیکن اس پر عمل بہت دشوار ہے تاہم جماعت اس منصوبہ پر عمل کرنے کے سلسلہ میں بہت تیزی کے ساتھ غور کر رہی ہے اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ جماعت بہت جلد اس سلسلہ میں عملی قدم اٹھائے گی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی مدد فرمائے آمین

فقط

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

هُوَ سَمّٰكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ مِنۡ قَبۡلُ
وَفِيۡ هٰذَا (حج - ۷۸)

اللہ تعالیٰ نے نزولِ قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن
میں بھی تمہارا نام مسلِم رکھا ہے۔

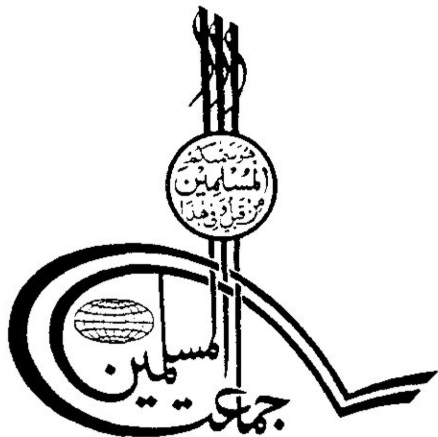


رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا
مُسۡلِمِيۡنَ ۝ (الاعراف ۱۲۶)

اے ہمارے رب ہمیں صبر عطاء فرما اور ہمیں اس
حالت میں موت دے کہ ہم مسلم ہوں۔



اَفَنَجۡعَلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ كَالۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝ (ن-۳۵)
کیا ہم مسلمین کو مجرمین کے مانند قرار دیں گے۔



قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جماعت المسلمین اور

اُس کے امام کو لازم پکڑنا ۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتباہی نوٹس

عوام النّاس کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جماعت المسلمین ایک خالص دینی جماعت ہے اس کا کسی فرقے، مسلک، مذہبی مکاتب فکر یا سیاسی گروہ سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ انہی نظریات کے پرچار کے لئے امیر جماعت المسلمین سید مسعود احمدؒ (متوفی) نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر مبنی تفسیر قرآن عزیز، منہاج المسلمین، تاریخ الاسلام والمسلمین و دیگر کتب تحریکیں اور جماعت المسلمین کے مرکز سے شعبۂ نشر و اشاعت جماعت المسلمین کی زیر ادارت نفع و نقصان سے مبرّا، خالص دینی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے شائع کرتے رہے اُن کے انتقال کے بعد موجودہ امیر جماعت المسلمین محمد اشتیاق صاحب کی زیر نگرانی مطبوعات جماعت المسلمین شائع ہو رہی ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ چند کاروباری ذہنیت کے افراد و مفاد پرست ادارے مطبوعات جماعت المسلمین کو یا ان کے اقتباسات کو بغیر ہماری اجازت طبع یا فروخت کر رہے ہیں۔

اشتہار ہذا کے ذریعہ ان تمام افراد و اداروں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ مطبوعات جماعت المسلمین (مصنف سید مسعود احمدؒ) کی طباعت و اشاعت کرنا یا بغیر اجازت جماعت المسلمین کے نام یا اس کے ذیلی ادارے، ادارۂ مطبوعات اسلامیہ کے نام کو استعمال کر کے کوئی بھی کتاب چھاپ کر فروخت کرنا یا جماعت المسلمین کے لوگو (logo) کو بغیر اجازت استعمال کرنا سوسائٹی آرڈیننس XXI 1860، کاپی رائٹ آرڈیننس XXXI 1962، اور ٹریڈ مارک آرڈیننس 2001 کے تحت سنگین جرم ہے۔

لہٰذا ایسے تمام افراد و ادارے جو ایسے غیر قانونی و غیر اخلاقی کاموں میں ملوث ہیں انتظامیہ جماعت المسلمین ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی اور بھاری ہرجانہ وصول کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔